

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۵۱ - جلد ۴ | لودیانہ ۲۱ دسمبر ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

کُنہ ذات اور کیفیت صفات آلہی انسان کے ادراک سے باہر ہے

کوئی سمجھا نہیں رمز حقیقت نکتہ دانی سے۔
ہزاروں ٹھوکریں کھا کر گئے اِس دار فانی سے
ہمارا دست قدرت اُسکی قدرت تک نہ پہنچے گا۔
نہیں کچھ فایدہ ہے اپنی تقریر زبانی سے
ہزاروں غوطہ زن موج تفکر میں پریشاں ہیں
دُرِ مقصد نہ ہاتھ آیا مگر بحر معانی سے
کہاں طاقت۔ کرے انساں بیانِ شمۂ قدرت
نہیں واقف ہوا کوئی سخنور اس کہانی سے
جنابِ کبریا سے یہ تمنا ہے۔ تمنا کی
خطا ہو عفو بخشش سے۔ کرم سے مہربانی سے

تختۂ دل پہ کئے نقش گناہ ساری عمر	نہ لکھا توبہ کا اک حرف بھی آہ ساری عمر
وہ سیہ جنت میں کیونکر ہوں نگاہ کے آگے	کر کے یں نامۂ اعمال سیاہ ساری عمر

مسیح پر بھروسا سچا ہے

میں ہوں مسیحی۔ رکھتا ہوں تیری رضا کا آسرا
ہے صدق دل سے مجکو فرزند خدا کا آسرا
جائیں گے جنت میں وہی۔ پائیں گے نعمت کو وہی
رکھتے ہیں جو دل سے سدا زندہ خدا کا آسرا
بیشک مبارک ہیں وہی۔ اہل شفاعت ہیں وہی
جنکے دلوں میں ہے مسیح پیشوا کا آسرا
ہے میری قسمت میں دیا تو نے لہو اپنا بہا۔
بندہ ہوں تیرا۔ ہے مجھے تجھ مقتدا کا آسرا
تحمید تیرے نام کی۔ تقدیس تیرے کام کی
دیتا ہے آفت سے چھڑا تیری وفا کا آسرا
شیطان۔ وعصیاں سے بچا اور روح اقدس کر عطا
رکھتا ہوں تجھ شاہنشہ ارض وسما کا آسرا
دے بخشش عنایت کی خطا اور کر مجھے جنت عطا
اور مجھ میں رکھ قایم سدا اپنی رضا کا آسرا

نور افشاں

۱۴ دسمبر کی تار برقی دہلی سے خبر دیتی ہے کہ حضور ویسرائے ۲۳ دسمبر کو دہلی میں پہونچینگے اور کیمپ میں پہونچکر اُس شام اور اتوار کے دن آرام کرینگے پیر کو ۳ بجے شام کے لیوی دربار ہوگا۔ منگل کو صاحب ممدوح کونسل کی ضیافت کرینگے۔ بدھ اور جمعرات وجمعہ کو صاحبان لفٹنٹ گورنر بنگال وممالک مغربی وپنجاب کے لئے ضیافتیں ہونگی۔ اور سنیچر کے دن صاحب کمانڈر انچیف کی ضیافت ہوگی۔ اور ایام مذکورہ بالا میں راجگان ومہاراجگان ونوابان وغیرہ سے ملاقات وبازدید صبح کے وقت ہوتی رہا کریگی اور اتوار کو پھر آرام کرینگے۔ یکم جنوری کو فرمان قیصر ہند کا دربار میں پڑھا جاویگا۔ ۲ جنوری ۱۸۷۷ء کو گھوڑ دوڑ اور گورنر مدراس کے لئے ضیافت ہوگی ۳ کو کھیل تماشا اور گورنر بمبئی کی ضیافت اور ۴ جنوری کو

گھوڑدوڑ اور آتش بازی ہوگی اور شام کو مہاراجہ صاحب سندھیہ کی دعوت ہوگی۔ ۵ جنوری کو ...۱۰ فوجی سپاہی قواعد دکھلاوینگے اور اُسپر ڈرویسرائے صاحب موصوف کے پٹیالہ کو تشریف فرما ہونگے ✠

— کوہ نور میں لکھا ہو کہ راقم سول اینڈ ملٹری گزٹ شملہ ۱۰ دسمبر کے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے شمالی مغربی کوہستانی دیوار کے پیچھے افغانونکی جنگی طیاریاں نکے شروع ہو چکی بابت جو پیغام تار برقی سینٹ پیٹرسبرگ سے آیا ہے اسکی اسیقدر تصریح ۲۸ نومبر کو قلعہ میکسن پر نو سو آفریدیونکے حملہ آور ہونے سے ہوگئی ہے چونکہ ہمنے روس کو یورپ میں روکا ہے اسلئے اسکی کارروائی کا بھی ایک حصہ یعنے ہماری سرحد پر اضطراب پیدا کرنا شروع ہو گیا ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اگر ہمارے اور اُسکے درمیان کسی قسم کا مناقشہ شروع ہوا تو روسکی یہہ کارروائی برابر جاری رہیگی۔ اگر افغانی جنگی طیاریوں کی کچھ اور علامات بھی ظاہر ہوئیں اور ہماری کوہی دیواریں ایسی مستحکم ثابت نہوئیں جیسی کہ عموماً سمجھی گئی ہیں تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ جن حکام نے بعجلت یہہ رائے دیدی ہے کہ اسقدر فوج آسانی کے ساتھ برٹش انڈیا کی باہر کام دیسکتی ہے وہ بہانگے ممکن الوقوع ضروریات پر توجہ فرماوینگے ✠

— صاحب فرینڈ آف انڈیا اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۹ء میں روسیوں کے ہندوستان پر حملہ کرنیکے باب میں رائے دیتے ہیں کہ یہہ بات ناممکن ہے اور نیز فرماتے ہیں کہ اگر ہم فرض کریں کہ روسی فوج ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے صحیح سلامت سرحد پر پہونچ گئی ہو تو اُس فوج سے ایک سپاہی بھی اپنے وطن کو واپس نجاویگا سوائے اسکے کہ اسیری سے رہائی پاکے جاوے۔ کیونکہ خیال کرنا چاہئے کہ اگر روس اپنی فوج دریائے آکسس پر جمع کرکے چڑھائی کرنیکا ارادہ کرے۔ تو ایسی مہم کی طیاری کرنے کیواسطے کم سے کم دو سال کی ضرورت ہوگی پر کیا اتنے عرصہ تک انگریز چپ چاپ بیٹھے رہینگے اور غنیم کے روکنے کا کچھ بندوبست نکرینگے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر انگریز یہہ چاہیں کہ اہل بخارا و یارقند وغیرہ روس پر حملہ آور ہوں تو تین مہینے کے عرصہ میں یہہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ علاوہ اسکے کہ وہ راستہ کہ جس سے روسی فوج کو ہندوستان میں آنا پڑیگا نہایت خراب ہے۔ اور اُسپر درمیان میں کئی ایسی روک ٹوک ہو سکتی ہیں کہ جس سے یہاں تک پہونچنا محال ہو۔ لیکن اگر فرض کیا جاوے کہ روسی لشکر بخیریت سرحد پر پہونچ گیا ہو تو کیا اُنکے فتحمند ہونیکی کچھ اُمید ہو سکتی ہے ہاں اگر روس کا لشکر تعداد میں دس لاکھ ہو تو کیا اہل کا ہند لشکر پچاس لاکھ طیار نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے بھی زیادہ طیار ہو سکتا ہے۔ اگر کہا جاوے کہ اس حالت میں اہل ہند مفسدہ یا بغاوت اختیار کریں یہہ بات بھی بے بنیاد ہے کیونکہ جس حالت میں ہماری ملکہ معظمہ نے شہنشاہی خطاب اختیار کیا اور تمام باشندگان اُسکے قبول کرنے میں دل سے خوش ہیں تو اُن کی بغاوت کا کوئی بھی نشان نہیں اگر کوئی خیال کرے کہ وے سلطنت زمانہ حال سے راضی نہیں تو اُن میں سے کون ایسا نادان ہے کہ انگریزوں سے نکلکر روسی سلطنت میں پناہ لیوے ✠

ایک صاحب مقام جالنہ علاقہ حیدرآباد دکھن سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۹ء کو ایک طالب علم مسمی گینوباے جو عرصہ پانچ سال سے تعلیم پا رہا تھا جناب پادری شی شاہدری صاحب کے ہاتھ سے جالنہ میں اصطباغ پایا ✠

قیامت اور عدالت وغیرہ کا بیان

سوائے اِن مسایل کے جن کا ذکر ہمنے کیا اور کئی مسایل بھی اعتقادی ہیں جن کو ماننا واجب ہے اور سارے مسایل عملی جن کا بیان اِس مضمون میں مفصل آویگا بجالانے نہیں پر موقوف ہیں اور وے یے ہیں یعنے قیامت اور عدالت اور دوزخ اور بہشت و شیطان و فرشتے وغیرہ لیکن اُن میں سے قیامت اور عدالت کا بیان سب سے مقدم ہے جب ہم کہتے ہیں کہ خدا کے کلام پر ایمان لانے تو اُس سے یہہ مراد نہیں ہوتی کہ اُس کتاب کی جلد کو خدا کی طرف سے ہونا مان لیویں بلکہ یہہ مطلب ہوتا ہے کہ جو مسایل اُس میں درج ہیں اور جو وعدے اور وعید اُس میں کئے گئے ہیں خواہ واسطے ماضی کے ہوں یا حال کے یا استقبال کے اُن سب کو عین ویسے ہی تسلیم کریں۔ مثلاً پیدایش کا تذکرہ جو موسیٰ نے توریت کے اول میں لکھا ہے اگرچہ وہ مسئلہ عملی نہیں تو بھی ماننا اُس کا لازم ہے۔ علی ہذا القیاس آدم کے گناہ سے سارے آدمیوں کا گنہگار ہو جانا اگرچہ اُس گناہ سے توبہ کرنی ممکن نہیں اور نہ ہم پر فرض ہے تو بھی اُس کے ماننے میں کئی فواید ہیں۔ ویسا ہی تقدیر کے مسایل جنمیں یہہ مندرج ہے کہ سب واردات اِس دنیا کی کیا بادشاہت اور کیا حکومت خدا کی مرضی کے موافق ہوتی ہیں یہہ امر توکل کو بڑھاتا ہے اور تسلی بخشتا ہے۔ اسلئے واسطے آیندہ کے قیامت اور عدالت کے مسایل کو



مانا ضروری ہے۔ قیامت سے مُراد مُردوں کا از سرِ نو جسم میں جی اُٹھنا تاکہ آخری عدالت ہر ایک فعل کی خواہ بھلا ہو یا بُرا کی جاوے۔ یہہ مسئلہ مسیح کے جی اُٹھنے سے بخوبی ثابت ہوا کیونکہ وہ مُردوں کے لئے شاخ قیامت کا پہلا پھل ہوا اور قبر کے بند کو اُسنے سب سے پہلے کھولا اور جسم میں دوبارہ قایم ہوا۔ اگر مُردے جی نہ اُٹھیں تو عدالت نہیں ہو سکتی کیونکہ ابتدائے آدم سے لیکے آخر تک جس قدر آدمی پیدا ہوئے اور ہووینگے سب کے سب مرینگے اگر بعضے نہ مرے ہوں گے تو وے بدل جاوینگے اور جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں اور اُن کی عدالت مطلوب ہے اُن کا خدائے عادل کے سامھنے حاضر ہونا ضروری ہے نہیں تو خدا کا اِنصاف سارے جہان کے آگے نمایاں نہیں ہو سکتا اور جب مدعی مدعا علیہ دونوں حاضر نہ ہوویں تو عدالت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً جب اِس جہان میں ایک شخص ظالم جسکے ہاتھوں سے ہزاروں نے ظلم اُٹھایا ہو یا کوئی دغاباز جس نے اپنے فریب سے بہت لوگوں کے مال اور نام میں خلل ڈالا یا کوئی زانی جسنے صدہا آدمیوں کی عزت و آبرو کو آلودہ کیا ہو مرجاوے تو جب تک وے سارے مدعی منصف کے سامھنے جمع نہ ہوں اور اُن مجرموں کی سزا حسب نقصان مدعیان کے مِلکر اُن کی تسلی نہ ہو تب تک خدا کا اِنصاف سارے جہان پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اِسی واسطے آخری عدالت کے لئے مُردوں کا جی اُٹھنا واجب ہے۔ اور یہہ دونوں مسئلے گتھے ہیں کہ ایک کے نہ ہونے سے دوسرے کا ہونا ممکن نہیں۔ اگر عدالت ضروری ہے تو قیامت بھی ضروری ہے اور عدالت کے لئے قیامت لازم ہے۔

اِس قیامت کے مسئلہ میں یہہ بھی لکھا ہے کہ سارے جی اُٹھینگے کوئی باقی نہیں رہیگا آدم سے لیکے پچھلے اِنسانوں تک جو دنیا میں پیدا ہوں گے سب اِس میں شامل ہووینگے۔ جو دریا میں ڈوب گئے یا پہاڑوں میں چھپ رہے یا قبر میں دفن ہوئے یا موجب رسم ہندوں کے جنکی خاکستر ہوگئی ہو سب کے سب جی اُٹھینگے اور اُن کا جسم پہلے جسم سا ہو جائیگا اگر کوئی اعتراض کرے کہ اُس جسم کا ہونا ممکن نہیں تو ہم اِسکے جواب میں کہتے ہیں کہ حقیقت میں جسم وہی نہیں ہوتا حکمت کے رو سے بارہ برس کے پیچھے تمام ذرات جسم کے بدل جاتے ہیں اور پرانے باقی نہیں رہتے مگر پھر بھی ہیولی وہی رہتا ہے وہی بدن جو پیدا ہوتا ہے اور مرتا ہے وہی جی اُٹھیگا پر اُس میں تبدیل اور تغیر ضرور ہوگا مثلاً اب جو جسم پیدا ہوتا اور مرتا ہے وہ فانی ہے اور جو اُسوقت جی اُٹھیگا وہ لباس بقا کا پہن لیویگا یہہ جسم دنیاوی مٹی ہے اور ہمیشہ رہنے کے لایق نہیں کیونکہ تم دیکھتے ہو کہ بڑھاپے میں آکر کیسا کمزور اور نکمّہ ہو جاتا ہے پس دوام اُس میں ہرگز نہیں لیکن جو جسم قیامت میں ملیگا وہ دائمی اور باقی ہوگا جو ہمیشہ رہ سکے پھر جلالی بدن جو بہشت کے لایق ہووینگے اُن میں سے جُدے کئے جاوینگے اور جو دوزخ کے عذاب ہمیشہ سہہ سکیں وہ الگ کئے جاوینگے دوسری یہہ قیامت فرشتوں کی معرفت سے ہوگی یعنے وے صور بجاوینگے اور سب مُردے جی اُٹھینگے اور اُس کے ساتھ یہہ بھی لکھا ہے کہ ایمانداروں کی قیامت اوّل ہوگی اور بے ایمانوں کی اُس سے پیچھے اِن مسئلوں کو ماننا انجیل کا ماننا ہے اور اِس مسئلہ کے ساتھ ہی انجیل کا ہونا اور نہ ہونا ثابت ہوتا ہے اگر خدا کے کلام کو مانیں تو قیامت اور عدالت کا بھی ماننا لازم ہوتا ہے اِس میں

ایمان کی تقویت ہے اور اُمید باقی۔ اِس دنیا میں ایک ظالم ظلم کے روپیہ سے اپنے آپ کو دولتمند کرکے بے سزا آرام ظاہری میں عمر گذران کر اپنی اولاد کے واسطے دولت چھوڑ کے مرجاتا ہے اور دوسرا مظلوم ہزاروں طرح کے ظلم اور رنج اور افلاس میں زندگی بسر کرکے لاچار و پریشان حال میں مرکے گور و کفن کا بھی محتاج رہتا ہے قیامت اور عدالت کے دن اِسکا باریک بھید کہ پروردگار نے اُنکو سزا اور جزا اِس دنیا میں کیوں نہ دی اور قیامت تک کیوں ملتوی رکھی سب کو معلوم ہو جاویگا۔ جب کوئی دوستوں یا خویشوں سے مرجاتا ہے تو قیامت کی اُمید لوگوں کو رنج جدائی دوامی سے بہت بچاتی ہے بلکہ ہمیشہ کی زندگی کا شوق جو لوگوں کے دلوں میں ہے قیامت ہی کا ایک پرتو ہے مسیح کے جی اُٹھنے سے یہہ مسئلہ صحیح ہو چکا اور اب اور ایماندار مسیح کے وسیلے سے پھر جی اُٹھینگے اُمیدوار ہو کر نہایت خوشنودی کرتے ہیں عام عدالت کی نسبت کئی دلایل بیان ہو سکتی ہیں اُن میں سے اوّل یہہ ہے کہ خدا کا عدل تقاضا کرتا ہے کہ ایک دن ایسا مقرر ہووے کہ اِنسانوں اور فرشتوں کے سامھنے جس نے جیسا کیا ویسا ہی سزا یا جزا پاوے اور خدا کے کلام میں بارہا اِسی طرح گواہیں دی گئی ہیں کہ ساری دنیا کے حاکم کو چاہئے کہ اپنا عدل ساری مخلوقات کے سامھنے کرے اگر خدا نے قانون دیا تو قانون کے عدول کرنیوالے کو سزا بھی چاہئے اور اِس دنیا میں اکثر اوقات خدا کا عدل گنہگاروں کی سزا دینے کیلئے ظاہر نہیں ہے تو پس لازم ہے کہ ایک دن ضرور ایسا ہووے کہ اُس دن نہ صرف آدمی کی بلکہ اُن فرشتوں کی بھی جو گنہگار ہوگئے ہیں عدالت ہوگی۔ منصف کی بابت کہ کون ہوگا میل صاف

کہتی ہے کہ خداوند مسیح کے وسیلے سے یہہ عدالت ہوگی بلکہ انسان کے عدل اور انصاف کیواسطے وہی منصف مقرر ہوا ہے وہ گنہگاروں کا بخشنیوالا اور ایمانداروں کا شفیع بھی اور بے ایمانوں کا منصف بھی متعین کیا گیا ہے اُسے اُس روز وے دیکھینگے جو اب بے ایمانی کی نظر سے فراموش رکھتے ہیں عدالت کے قواعد کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ اُس دن خدا کی کتاب کھولی جاویگی اور جن لوگوں نے کہ شریعت کے برخلاف گناہ کئے ہونگے وہ شریعت کے موافق سزا پاوینگے اور جنھوں نے بے شرع گناہ کئے ہونگے یعنے جن کے پاس شریعت نہیں پہنچی ہوگی گناہ کرتے رہے ہوونگے اُنکی عدالت اُنکی طبعی شریعت کے موافق ہوگی غرض کہ بے عدالت کوئی نہیں چھوٹیگا۔ قیامت کے وقت کا تذکرہ بھی ہے نشانیاں بھی بیان ہوئی ہیں پر عین دن اور گھڑی کسی کو معلوم نہیں اُس کو خدا نے اپنے رازوں میں رکھا ہے اُنکے لوگوں کے کھڑے ہونے کی جگہہ پر اگرچہ بے ایمان لوگوں نے اعتراض کئے ہیں لیکن ایمانداروں کی نظر میں یہہ دن اور جگہہ بھی بطور خرق عادت قدرتی ہے کلام میں لکھا ہے کہ یسوع مسیح انصاف کیواسطے آسمان کے بادلوں میں ظاہر ہوگا اور مُردے جی اُٹھینگے اور اُس کے ایماندار اُٹھکر اُسے آسمان میں جا ملینگے پس لکھا ہے کہ یہہ واردات زمین پر ہوگی اور زمین نئی بنیگی اور اُس کا نام نئی یروشلم ہے۔ جب کہ کلام میں اِس دن کا ہونا صحیح اور سبھوں کی عدالت کا ہونا ضروری ہے اور منصف کا مقرر ہونا اور تخت عدالت کا موجود ہونا اور انتظام آخری دنیا کا ظہور میں آنا کتاب سے ثابت ہوا تو کسی امر میں شک یا شبہ کرنا مناسب نہیں دوزخ اور بہشت بھی اِسی دن اور اِسی عدالت پر منحصر ہے۔ لیکن یہہ لکھا ہے کہ دیندار لوگ مرتے وقت ہی آرام کی جگہہ میں داخل ہوتے ہیں اور بے دین اُسی وقت دوزخ میں گرتے ہیں اُس روز بے ایمانوں کے لشکر کے ساتھ شیطان ہوونگے اور ایماندار فرشتوں کی صحبت میں داخل ہوونگے۔ کیا ہی مبارک یہہ دن ہوگا کہ کئی آدمی جو باعث لباس دینداری کے اِس دنیا میں عزت رکھتے ہیں اُن کی دینداری مکر میں شمار ہوگی اور کتنوں کی عبادت اُسی وقت خدا کی نظر میں مکروہ ٹھہریگی اور کئی گناہ جنکو ہمنے کبھی خیال بھی نہیں کیا ظہور میں آوینگے اور کئی آدمی جو ہمارے ہاتھوں یا ہمارے نمونوں سے نقصان اُٹھاتے ہونگے وے ہمارے برخلاف دادخواہ ہوونگے پس اِن باتوں پر ایمان لانے سے جس قدر احکام عملی ہیں اُن پر عمل کرنا نہایت ضروری معلوم دیتا ہے۔ اُسکے ساتھ یہہ بھی تذکرہ لکھا ہے کہ خداوند یسوع مسیح قیامت کے پیشتر اِس دنیا میں ظاہر ہوکر اپنے دینداروں کے ساتھ ہزار برس بادشاہت کرینگے اور ہر ایک قسم کے جھوٹھ اور بطلان کو زیر کرینگے اور راستی اور صداقت اور خداپرستی تمام دنیا میں ظہور پکڑیگی اِس دن کا نام صلح موعود رکھا گیا ہے یعنے وہ صلح جو خدا نے وعدہ کی ہے اور جو مسیح کے آنے سے ظاہر ہوگی ایک دن تو اُسنے فروتنی سے دنیا میں آکر گنہگاروں کے عوض کفارہ میں جان دی اور اب جو آویگا تو جلال اور بزرگی میں بادشاہ کی صورت داؤد کے تخت پر ہمیشہ سلطنت کریگا خدا اُس کو جلدی جہان میں لاوے اور جھوٹھ اور بطلان اور کفر سے دنیا کو بچاوے آمین +

منقولات

صوبجات متحدکی پہلی صدیکا احوال

ملک مذکور میں یونیٹڈ سٹیٹس نام سے مشہور ہے وہاں کے لوگ امسال اِسلئے بڑی شادمانی کرتے ہیں کہ اب سو برس پورے ہوئے جب سے اُنکا قومی جنم دن ہوا واضح ہو کہ صاحب لوگ کئی سو برس سے اُن اطراف میں رہتے ہیں لیکن صرف ۱۷۷۶ء میں وہاں کے ۱۳ صوبجات ملکہ اور انگلستان کی حکومت کو خارج کرکے ایک قوم علیحدہ اور خود مختار ہو گئی۔ سرکار انگریز نے کئی سال تک اُن کی خود مختاری کا اقرار نہ کیا بلکہ اُنہیں باغی ٹھہراکے فوجیں بھیجیں کہ اُنہیں پھر زیر حکومت میں لائیں۔ پر صوبجاتوں نے واشنگٹن صاحب کو جو نہایت نیک اور عالم و فاضل وطن دوست اپنا سپہ سالار مقرر کرکے آٹھ برس تک خوب دل کھولکے لڑے ۱۷۸۳ء میں وے اپنے مطلب کو پہونچے اور سرکار انگریز سے صلح ہوئی اور اُسوقت سے صوبجات متحدہ سال بسال اور بھی کامیاب اور اقبالمند ہوتے اور یہانتک بڑھتے گئے کہ جو خود مختار ہوئے وقت شمار میں ۱۳ تھے اب ۳۸ ہو گئے ہیں اور اُنکے باشندے جو ۱۷۷۶ء میں قریب ۳۰ لاکھ تھے اب قریب چار کروڑ آدمی کے ہو گئے ہیں اور اُنکا یہہ گمان ہے کہ جو خدا کی ویسی ہی برکت ہمارے ساتھ رہے تو بعد ایک اور سو برس کے ہماری قوم تمام





دنیا کی عیسائی قوموں میں زیادہ اور آباد اور زبردست ہوگی ✦

امریکہ کے بڑے اعظم میں دو بڑے حصہ یعنے شمالی اور جنوبی ہیں شمالی حصہ میں یونائیٹڈ سٹیٹس کنیڈا میکسیکو اور دو ایک چھوٹی حکومتیں ہیں۔ تو بھی وہاں کی آبادی کچھ نئی بات معلوم ہوتی ہے۔ ۱۴۹۲ء سے پہلے یورپ اور ایشیا کے لوگ جانتے بھی نہ تھے کہ سمندر کے اُس پار کوئی امریکہ ملک ہے اور وہ جب پہلے اُدھر کی طرف جاتے تھے سو کسی نئی زمین کو نہ ڈھونڈھتے تھے پر یورپ سے لیکے ہندوستان میں پہونچنے کے لئے ایک نئی راہ کی تلاش میں تھے۔ اُس زمانہ کے تمام لوگ یہہ سوچتے تھے کہ جس حال کہ ہم یورپ کیطرف جاکے ہندوستان میں پہونچتے تو پچھم کو جاکے بھی ہم ضرور وہاں پہونچ سکینگے ✦

کلمبس نامے ایک ناخدا مشہور نے اِس بات پر بہت غور کیا اور بہت بادشاہوں سے منت کی کہ آپ مجھے جہاز دیجئے کہ میں اِس بات کو دریافت کروں۔ آخر کو وہ ہسپانیہ میں پہنچا اور وہاں کی ملکہ ازبلا اُسپر رحم کرکے کہنے لگی کہ اگر زیورات شاہانہ گرو رکھنا پڑے تو بھی میں ضرور اِس بات میں آپکی مدد کرونگی ✦

مگر بادشاہ بہت راضی نہ تھا کیونکہ سمجھتا تھا کہ اِس سفر سے کچھ بن نہ پڑیگا۔ لیکن آخر کو ملکہ کی سفارش سے کلمبس کو تین چھوٹے جہاز اور ۹۰ ملاح ملے اور اگست کی ۳ تاریخ ۱۴۹۲ء میں وہ اپنے انجانے سفر پر روانہ ہوا۔ ملاح لوگ بہت حیران ہوئے اِن میں بہت رونے پیٹنے اور یہہ چلانے لگے کہ افسوس ہم ہرگز اپنے وطن کو پھر نہ دیکھینگے۔ چلتے چلتے ناخدا کسیکو دھمکاتا اور کسیکو وعدہ دیتا اور کسیکو پھسلاتا تھا لیکر اُن کی حیرانی بڑھتی گئی یہاں تک کہ بغاوت کرکے اُنہوں نے ناخدا کو سمندر میں ڈالنے اور گھر لوٹنے کی بندش باندھی ✦

جب ستر دن گذر گئے کلمبس نے بوقت رات کو جہاز کے اوپر بیٹھا تھا کہیں ایک روشنی دیکھی اور کئی گھنٹے بعد زمین آگے دکھ پڑی۔ رات بھر کوئی نہ سویا۔ سویرے کو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ٹاپو نزدیک ہے اور اُسپر بہت سے وحشی آدمی اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ پیچھے کو معلوم ہوا کہ یہہ سن سالور نامے ایک جزیرہ ہے جو امریکہ سے متصل ہے ✦

بعد اُسکے کلمبس نے اُن اطراف میں بہت سفر کیا اور کئی بار ہسپانیہ کو لوٹ کر بادشاہ اور ملکہ سے یہہ سرگذشت بیان کی لیکن اُسوقت اُن سفروں کی اور تقریر کرنا کچھ ضرور نہیں ہے اُسوقت سے بہت برس تک کوئی امریکہ میں بسنے کے لیے نہیں گیا ✦

۱۵۲۴ء میں ہسپانیہ کے لوگوں نے اور ۱۵۶۲ء فرانسیسیوں نے اُس ملک کو بسانے کی کوشش کی لیکن اُنکی محنتوں سے کچھ بن نہ پڑا۔ ۱۶۰۷ء میں چند انگریزوں نے وہاں جاکے ایک شہر کی بنیاد ڈالی پر ملک مذکور کا خاص قیام اُسوقت سے ہونے لگا جب ۱۶۲۰ء میں کئی گھرانوں نے جو انگلستان میں اپنے مذہب کے سبب تکلیف پاتے تھے سو اپنے وطن کو چھوڑ کے پلائی موتھ نامے ایک جگہہ کو آباد کیا ✦

جب وے وہانسے موفومر نامے جہاز میں سوار ہوکے پہنچے تب جاڑے کا موسم تھا بڑی سرد ہوا چلتی تھی برف سرکہیں زمین پر اور درختوں کی سونی ڈالیوں پر پڑی تھی کچھ نبات وبالیدگی دیکھنے میں نہ آتی تھی ہر منظر کریہہ اور دہشتناک معلوم ہوتا تھا۔ تو بھی اُن دلیر مردوں اور عورتوں نے یہہ خیال کیا کہ ہر چند یہہ ملک خوشنما نہیں دیکھہ پڑتا لیکن اِسمیں رہکے کوئی ہمکو خدا کی لائق بندگی سے نہیں روک سکیگا۔ چنانچہ زمین میں اُترکے اُنہوں نے اُس خالق و مالک کی بڑی ستائش اور شکرگذاری کی جسنے اُنہیں سمندر کے سب خطروں سے بچایا اور اُنہیں اِس نئے ملک میں پہنچایا تھا۔ جب تک وہاں گھر نہ بنے اور کشتکاری کے لئے تیاری نہ کی گئی وے لوگ کئی مہینوں تک اُن درختوں کے جنگل میں بڑے تکلیف اُٹھاتے تھے تو بھی وے خدا کی بندگی سے بے پرواہ نہ رہے۔ پہلے وے بغیر گرجا گھر کے اور بنا عبادت کے سب سامان پیڑوں کے نیچے اتوار کو ملتے اور اکٹھے خدا کی پرستش میں مشغول رہتے رہے کچھ تعجب نہیں کہ ایسے خداپرستوں کی اولاد پر اللہ کی ایسی برکت آج تک رہی ہے ✦ ازمخزن مسیحی

اندھوں کو آنکھہ ملنا اور جاہلونکو علم حاصل ہونا

بہت روز سے ہمارے دل میں یہہ خیال رہا کرتا تھا کہ جو لوگ مادرزاد اندھے پیدا ہوتے ہیں اُنکے دل میں اِس دنیا کا خیال کیا گذرتا ہوگا اور اُن کو سرخ و سفید و سیاہ اور زرد رنگ کا دھیان کیا بندھتا ہوگا وہ لوگ تو یہہ بھی نہیں جانتے کہ اندھے اور آنکھہ والے میں کیا فرق ہے پس کیسے سمجھانے سے اندھے کے دل میں کسی چیز کا تصور کس طور پر بندھ سکے۔ بلکہ اگر ایسے آدمی کی آنکھہ کسیطور سے درست بھی ہو جاوے تب بھی ایکبارگی وہ اُسکو آنکھہ سے دیکھ کر پہچان نہیں سکیگا کیونکہ اُسکو تو ہر ایک چیز چھو کر اور

ہر ایک آدمی کی آواز سنکر پہچاننے کی عادت پڑی ہوئی ہو چنانچہ لاک صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اگر کسی اندھے مادرزاد کی آنکھیں کھل جاویں اور اُسکے سامھنے ایک ہی رنگ کی دو چیزیں ایک گول دوسری لمبی رکھدیں تو جب تک کہ وہ اُنکو اپنے ہاتھ سے نہ چھوئیگا تب تک ہرگز اُنکا فرق نہیں بتلا سکیگا لیکن اب جو ایک انگریزی کتاب میں ڈاکٹر بریٹ صاحب کا لکھا ہوا ایک اندھے کا حال دیکھنے میں آیا تو اُس سے بخوبی دلکو یقین ہو گیا کہ اندھے مادرزاد کو جسنے دنیا کا اسباب کبھی نہ دیکھا تھا آنکھ کھلنے پر بھی اِس جہان کا رنگ برنگ کا تماشا سمجھ میں نہ آویگا صاحب موصوف حال اُس اندھے کا اِس وضع سے بیان کرتے ہیں کہ ساگر شہر میں ایک پنڈت جسکی عمر ۱۶ برس کی ہو گی اپنی ماں کے پیٹ سے اندھا پیدا ہوا جب اِس سے کہا گیا کہ تم اپنی آنکھ بنواؤ تو اُسنے انکار کیا کیونکہ وہ اب تک نہ جانتا تھا کہ آنکھوں کے درست ہونے سے کچھ فائدہ بھی حاصل ہوگا +

اور نہیں سمجھتا تھا کہ کچھ آرام بھی ملیگا بلکہ اُسکے دل میں کچھ شبہہ پیدا ہوا کہ شاید ڈاکٹر صاحب کی دوا سے آنکھ میں کچھ درد پیدا ہو جاوے غرض لوگوں کے بہت کہنے سننے سے اُسنے آخر کو منظور کیا اور ڈاکٹر صاحب نے کچھ قطرے بلی ڈونا کے جو انگریزی دوا کا نام ہے اُسکی آنکھ میں ٹپکا دئے اگرچہ اُسوقت تو اُسکو کچھ درد نہیں معلوم ہوا لیکن پیچھے سے اُسکی دہنی آنکھ سوج آئی چنانچہ اسیواسطے اُسکی فصد بھی لینی پڑی اور کئی روز تک اُسکی آنکھ میں پٹی بندھی رہی سات آٹھ دن کے بعد جب اُسکی آنکھ اچھی ہو گئی ۔ اور پٹی کھلی تو بہت سی چیزیں ہر ایک رنگ کی اُسکے سامھنے رکھ دیں اگرچہ وہ اُنکو آنکھوں سے دیکھتا تھا لیکن تو بھی جب تک ہاتھ سے نہ چھوتا پہچان نہیں سکتا جب وہ دروازے کے باہر جانا چاہتا تو اُسکو ہاتھ سے ٹٹول لیتا تب جانتا کہ دروازہ ہی ہر روز وہ ہر ایک چیز کا نام سیکھتا اور دن بدن معلوم کرتا جاتا تھا کہ اِس رنگ کا نام کالا ہے اور اِس کو اُجالا کہتے ہیں اسے یہہ بولتے ہیں اور اُسے وہ پکارتے ہیں ایک روز ایک عورت سرخ شال اوڑھے کھڑی تھی اِس نئی آنکھ والے نے اسے دیکھکر رنگ تو پہچان لیا کہ لال ہے مگر شال کو جب تک ہاتھ سے نہ چھوا تب تک نہ پہچان سکا کہ شال ہے پانچ سات روز کے بعد جب وہ پھر ڈاکٹر صاحب کے پاس آیا تو اِس عرصہ میں بہت سی چیزوں سے واقف ہو گیا اور میز پنجرا ۔ پانی پیالا مچھلی درخت گھی وغیرہ جو چیز ڈاکٹر صاحب نے دکھلائی سبکے نام اُسنے بتلا دئے لیکن جب بھی ایسی بہت سی چیزیں باقی رہ گئیں کہ اُنکا نام نہیں جانتا تھا خصوصاً اِن چیزوں کی لمبائی چوڑائی چکناہٹ اور کھائی تو بغیر ہاتھ سے چھوئے نہیں بتلا سکتا تھا ۔ مراد ہماری اِس لکھنے سے یہہ ہے کہ جس طور سے اندھا مادرزاد اپنی آنکھیں درست ہونیکا فایدہ نہیں جانتا اور جب تک اپنی آنکھوں کو درست نہ دیکھ لیوے تب تک اِسکے لطف سے واقف نہیں ہوتا اسیطرح جیسے جاہل لوگ بھی ہرگز یہہ نہیں جان سکتے کہ علم حاصل کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے اور کیا پھل ملتا ہے بلکہ اِس بات سے نہیں واقف ہوئے کہ علم کیا چیز ہے اور کیا ہوتا ہے اُن لوگوں کو حصول علم کا فایدہ سمجھنا ویسا ہی ہے جیسے کسی اندھے مادرزاد کو ہیرے اور لال کا فرق سمجھنا غرض جن نے کبھی کچھ پڑھا نہیں اُسکو پڑھنے کا فایدہ نہ جان کر دوا لگانے کے درد سے ڈرتا ہے اِس طور سے یہہ جاہل بھی حصول علم کے فایدے سے ناواقف ہو کر اِس محنت اور خرچ سے دہشت کھاتے ہیں ہماری صلاح اُن لوگوں کے واسطے یہی ہے کہ جسطرح ہو سکے تحصیل علم میں کوشش کریں اور جہاں تک ممکن ہو سکے اپنا دل اُسمیں لگا دیں اگرچہ ابھی تو ہماری صلاح اُن لوگوں کو بہت بُری اور کڑوی بلکہ زہر معلوم ہو گی لیکن وہ لوگ اگر ہماری خاطر سے کچھ علم حاصل کریں تو پھر اِس طرح ہماری شکر گذاری کرینگے جس طرح کہ وہ اندھا اِس ڈاکٹر کا شکر گذار ہو گیا + از صادق الاخبار

اخبارات ملکی وولایتی

کابل ۱۰ ماہ حال کو پشاور سے خبر آئی کہ خیبر کے بعض بدمعاشوں نے اُن آدمیوں پر جو خیبر کے کام پر لگائے گئے تھے حملہ کیا چھ آدمی مار دئے اور ۱۰ مجروح ہوئے لیکن جب برٹش گورنمنٹ کے سوار آ پہنچے تو وہ لوگ بھاگ گئے +

لیوری اور سٹیشن صاحبان نے دفتر امور خارجہ اور اہل مطابع حاضر دربار شاہنشاہی دہلی کے کھانے کے اخراجات کا ٹھیکہ لے لیا ہے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ کونسل ریجنسی پٹیالہ نے اپنے دو بڑے بڑے خیمے اسکام کے واسطے دئے ہیں +

دہلی میں کمیٹی منتظم دربار شاہنشاہی نے وہ کل زمین جو کشمیری دروازہ اور راجپوتانہ سٹیٹ ریلوے کے سٹیشن کے درمیان ہے اسواسطے چھوڑ دی ہے کہ وہاں بزاز تماشا میں لوگ اپنے اپنے خیمے نصب کریں +

میکڈانلڈ صاحب میر البحر اور جہازی کمانڈر انچیف بحرہائے ہند نے اِس سبب سے دربار دہلی میں



اُنے سے اِنکار کیا ہی کہ ایسے وقت میں وہ جہاز سے علیحدہ ہونا نہیں چاہیئے +

ٹائمز اِس خبر کی تکذیب کرتا ہی کہ کرنیل والن ٹائن بکر صاحب نے گورنمنٹ ٹرکی کی نوکری قبول کرلی ہی اور بہت سے نصف تنخواہ پانے والے افسران فوج انگلستان نے اور نیز بیکار افسروں نے کرنیل صاحب موصوف سے ٹرکی کی فوج میں نوکری کی درخواست کی ہی اُسی کے حوالے سے مجھکو معلوم ہوا ہی کہ اب تک کرنیل بکر صاحب نے کسی قسم کا فوجی عہدہ سلطان روم کے یہاں نہیں قبول کیا +

اخبار پال مال گزٹ لکھتا ہی کہ سرکار کی فوج بحری آجکل بہت بڑھ گئی ہی اور نہایت ہی زبردست ہی چند جہاز حال میں ایسے طیار ہوئے ہیں کہ اپنا ثانی نہیں رکھتے اور خاص کر آہنی جنگی جہاز تو ایسے ہیں کہ جسقدر اُن کی تعریف کیجاوے بجا ہی +

افسران مندرجہ ذیل کو گورنمنٹ پنجاب نے مقرر کیا ہی تاکہ وہ روسا پنجاب کے ہمراہ دہلی کو جاویں +

کرنیل جنکن صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ مہاراجہ صاحب کشمیر کے ہمراہ - اور کرنیل منچن صاحب نواب بہاولپور کے ساتھ - اور کپتان لارنس صاحب مہاراجہ صاحب جیند کے ہمراہ - اور مسٹر جی - ڈبلیو رواز صاحب مہاراجہ نابہ کے ساتھ - اور کپتان باگ صاحب راجہ صاحب سرمور کے ساتھ - کرنیل ریڈ صاحب راجہ چمبا کے ہمراہ ہوں گے - اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ اور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ اِس دربار میں نہ ہوں گے چنانچہ ڈلکش صاحب دربار سے واپس آویں گے تو مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی رسم گدی نشینی کو ادا کریں گے - اور راجہ صاحب کپورتھلہ کی طبیعت ابھی اچھی نہیں ہی وہ کیونکر آسکتے ہیں +

پرنس بسمارک نے کھانا کھانے کے وقت جو کل اُسکو پارلیمنٹ کی جانب سے دیا گیا اپنی اسپیچ میں کہا کہ مجکو ابھی تک امن سے ایوسی نہیں ہی - لیکن مجکو خیال ہی کہ لڑائی غالباً ہو - جرمنی کو شایان نہیں ہی کہ ایسے وقت میں رُوس کو صلاح دے - لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ جب رُوس و ٹرکی لڑیں - تو اُسوقت جرمنی درمیان میں پڑیگا - مجکو اُمید ہی کہ انگلستان علانیہ رُوس سے جنگ نہ کریگا - لیکن جس طرح روس نے سرویا میں جنگ کی ہی اُسی طرح در پردہ اُسکا ہمدرد ہوگا - درصورتیکہ آسٹریا بھی اس جنگ میں پھنس جاوے اور اُسکی سلطنت کے قایم رہنے میں اندیشہ ہو - تو جرمنی کا یہہ فرض ہوگا - کہ آگے بڑھکر آسٹریا کو سہارا دے - آسٹریا میں اُس سے زیادہ مردانگی ہی جیسا کہ لوگوں کو خیال تھا - اور لارڈ سیلسبری سے بھی اُسنے ایسا ہی کیا تھا + از وکیل ہندوستان

تعطیل از جل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ارشاد فرماتے ہیں کہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء سے لغایت ساتویں جنوری سنہ مذکور کل محکمہ جات ماتحت گورنمنٹ پنجاب میں بتقریب خطاب شہنشاہی ہند جو حضور ملکہ معظمہ نے اختیار فرمایا ہی تعطیل ہوگی +

اسپیچ پرنس بسمارک اپنی اسپیچ میں جو اُسنے مقام ریچ اسٹیگ میں دی کہتا ہی کہ رُوس فتوحات عظیم کا خواہاں نہیں ہی - لیکن جرمنی سے درخواست کرتا ہی کہ مشورہ میں عیسائیان ٹرکی کی حالت کی اِصلاح کے واسطے یکدل ہو جاوے - تینوں سلطنتوں میں اتفاق اب بھی قایم ہی - لیکن جرمنی کی دوستی انگلستان سے برابر قدیم سے چلی آئی ہی - پرنس بسمارک یقین کرتا ہی کہ انگلستان اور رُوس میں جو نا اتفاقی ہی اُسکا تصفیہ ہو جاوے - لڑائی کے فرو کرنے میں جرمنی کا فرض درمیان میں پڑنے کا ہوگا - اگر یہہ کوشش ضعیف ثابت ہوں تو میں نہیں قیاس کرسکتا کہ آئندہ کیا ہوگا +

مدراس ٹائمز ناقل ہی کہ جناب صاحب کمانڈر انچیف بہادر نے بموجب ہدایات گورنمنٹ انڈیا کے صاحب اڈجوٹنٹ جنرل فوج سے ایک نقشہ اُن فوجی قیدیوں کا طلب فرمایا ہی - جنکے حق میں بتقریب جناب ملکہ معظمہ کے شہنشاہی خطاب حاصل کرنے کے جیلخانہ سے رہا کرنے کی رعایت ملحوظ ہونی چاہیئے - ہمکو یہہ بھی خبر ملی ہی کہ لوکل گورنمنٹ نے بھی ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات سے بھی درخواست کی ہی کہ وہ ایک فہرست اسوار قیدیان سول کی جو مختلف جیلخانوں میں مقید ہیں بلاتساہل ارسال کرے - اور ہمنے سنا ہی کہ جیلخانہ کے سپرنٹنڈنٹ اِس قسم کی فہرستیں طیار کر رہے ہیں +

قحط جن اضلاع میں قحط ہی وہاں غلہ خوب چلا آتا ہی اور ہمکو نہایت معتبر خبر ملی ہی کہ جمعہ گذشتہ کو مقام کرجت پر آٹھ سو پچانوے ریل کی گاڑیاں جنمیں غلہ لدا ہوا تھا گھاٹوں پر گذرنے کے واسطے انجنوں کے انتظار میں کھڑی ہیں - کرجت سے لانولی تک اٹھارہ گاڑیوں کے لیجانے کے واسطے دو انجن لگائے جاتے ہیں - پس اس سے ہمارے ناظرین اخبار بخوبی قیاس کرسکتے ہیں کہ جی - آئی - پی - ریلوے کمپنی کو اسوقت کامیاب ہونے کے واسطے کیا کچھ کرنا پڑیگا - آجکل پونا میں باجرہ روپیہ کا گیارہ سیر فروخت ہوتا ہی - اسوجہ سے پونا کے باشندے اب زیادہ راضی ہیں - ریلوے کمپنی اور ہمارے پبلک ورکس کے ٹھیکہ دار اپنے نوکروں کے ہاتھ غلہ بلا لینے کسی نفع کے فروخت کرنے

ہیں۔ اور خوش قسمتی سے ایک قسم کی ضد السمیں پیدا ہو گئی ہے جس سے بنیے بھی اپنا غلہ کم نرخ پر فروخت کر رہے ہیں۔ ریلوے کمپنی ایک روپیہ کا ۱۳ سیر غلہ فروخت کرتی ہے۔ مگر یہہ ہمنے نہیں سنا کہ ٹھیکہ دار اپنے ملازمونکے ہاتھہ کس نرخ پر غلہ بیچتے ہیں۔ گھاس اور کڑوی کا نرخ اب بھی چڑھا ہوا ہے۔ اور ہمکو یہہ سنکر افسوس ہے کہ گھاس اُن اضلاع میں بھی بہت کم ہے۔ جو قحط کی حد سے خارج ہیں۔ اِس سال میں گھاس کے ٹھیکہ داروں کو بڑا خسارہ پڑیگا۔ اور تاوقتیکہ سرکار اُن کے حق میں کچھہ رعایت نہ کریگی اُنکا بھلا نہ ہوگا۔ ہمکو افسوس ہے کہ جرایم خفیفہ کی تعداد آجکل زیادتی پر ہے۔ غریب لوگ خرابی اور بے عزتی کو جو ارتکاب جرم سے واقع ہوتی ہے نہ جان کر ایسے غریب ہیں۔ وہ یہہ چاہتے ہیں کہ جیلخانہ میں جانے سے تو روٹی شکم سیر ہو کر کھاویں گے۔ بجائے اِسکے کہ وہ بدون خوراک کے جسکے ملنے کا ٹھکانا نہیں ہے فی الحال یروداکے جیلخانہ میں ۱۲ سو و ۱۶ سو کے درمیان تعداد قیدیوں کی ہے۔ اور دو مہینہ کا عرصہ ہوا جب وہاں ۱۴ سو سے کچھہ ہی اوپر تعداد قیدیونکی تھی۔ بس ہمکو اندیشہ ہے کہ آیندہ کے آٹھہ مہینوں میں ہمارے جیلخانہ کے نقشوں میں تعداد قیدیوں کی بہت زیادہ ہو گی۔ اور ہمارے صاحبان مجسٹریٹ کا کام بہت بڑھہ جاویگا۔ یہہ ہمارا آجکل کا زمانہ بڑا مصیبت کا ہے۔ لیکن یہہ دیکھہ کر خوش ہیں کہ یورپ میں امن کی اُمیدیں زیادہ قوی معلوم ہوتی ہیں۔ ہر ایک مصیبت بمقابلہ جنگ یورپ کے چھوٹی ہے +

انتخاب تار برقی

بمبئی۔ ۱۰ دسمبر سر جارج کیمبل صاحب نے اپنے ٹرکی جانیکا منیجہ مشتہر کیا ہے اِس میں صاحب موصوف لوگوں کے اِس خیال پر ہنستے ہیں کہ مابین سلطان روم اور مسلمانان ہند کے مذہبی تعلق ہے اگرچہ تعلق ہے بھی تو وہ بہت تھوڑے لوگوں میں ہے +

لنڈن۔ ۹ دسمبر کل سینٹ جیمس ہال میں ایک بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی جسکے پریسیڈنٹ مارکوئیس آف ویسٹ منسٹر تھے۔ اِس جلسہ میں ارل آف شفٹسبری صاحب اور بہت سے ممبران پارلیمنٹ بھی تشریف رکھتے تھے اور بیرونجات کے مختلف مقامات سے ایک ہزار وکیل موجود تھے۔ جلسہ مذکور میں تقریریں کرنے والوں نے جنمیں مسٹر گلیڈسٹون بھی شامل تھے گورنمنٹ کی حال کی مہم صلحت کو ناپسند کیا جو ضرور ہے کہ اِسطرح پر ظاہر کیجاے کہ قوم انگریز بالاتفاق ٹرکی کی حمایت کے مخالف ہے۔ متکلمین جلسہ مذکور نے اِس امر پر بہت زور دیا کہ عیسائیوں کے فایدہ کیواسطے انگلستان کو روس کے ساتھہ دلی اتفاق کرنا چاہئے۔ پارلیمنٹ بعوض ۔ فروری کی کھولی گئی +

لودیانہ

مسٹر کارسٹیفن صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے اصطبل میں ایکایک آگ لگ گئی تھی اُسیوقت منشی الیبل سنگھہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بم کو لیکر معہ چند کنسٹبلوں کے موقع پر پہنچے آگ بجھائی گئی۔ واقع میں یہہ بم شہر کیواسطے نہایت مفید ہوگا +

۱۳ دسمبر کو ۶ بجے شام کے نیا گرجا گھر ہندوستانیوں کیواسطے کھولا گیا اور ۶ بجے تک اُسمیں وعظ ہوتا رہا سامعین کا بہت ہجوم تھا اسطرح ہمیشہ جمعرات کو شام کے ۶ بجے سے ۷ بجے تک وعظ ہوا کریگا +

زنانہ مشن اسکول کا سالانہ امتحان ہو چکا آج ایک جلسہ ہوگا اور لڑکیوں کو انعام دیا جاویگا

کیفیت صاحب کمشنر حفظان صحت پنجاب

اِس ہفتہ میں چند اضلاع کے کاغذات نہیں آئے اِس لئے رپوٹ نامکمل ہے مگر جن اضلاع سے مکمل رپوٹیں آگئی ہیں اُنکی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ اِس ہفتہ میں ۲۰۹۲۱ اموات درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں ۲۲۰۰۰ ہوئی تھیں +

دو سو چار اموات ہیضہ سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گزشتہ میں ۲۳۴ ہوئی تھیں۔ ہر ضلع میں اموات ہیضہ کی تعداد حسب ذیل ہے۔ ڈیرہ اسمعیلخان۔ بنوں۔ پشاور کوہاٹ۔ ہزارہ۔ ضلع ڈیرہ اسمعیل خان میں اموات ہیضہ ۱۰ مقامات میں درج رجسٹر ہوئیں۔ اور ۷ انمیں سے نئے مقامات تھے جہاں کل ۱۳ اموات ہوئیں پیشتر سے مبتلا مقامات میں سے موضع چودوان میں ۳۲ ودرابن میں ۱۱۵ اور شاہ پور میں ۱۱ اموات واقع ہوئیں +

ضلع بنوں میں ہیضہ ۲ نئے اور ۱ پیشتر سے مبتلا مقامات میں واقع ہوا اور ان میں سے عیسیٰ خیل اور ممّا خیل کے سوا جنمیں ۱۲ اور ۱۰ اموات ہوئیں اور کسی جگہہ تین سے زیادہ اموات نہیں ہوئیں۔ ۴۰ دیہات میں صرف ایک ایک موت ہوئی +

ضلع پشاور میں ۴۴ مقامات میں ہیضہ ہوا۔ ۸ ان میں سے نئے مقامات تھے۔ پیشاور گڑھی حمید خیل کے سوا جہاں سے چھہ چھہ اموات کی رپوٹ ہوئی اور کہیں چار سے زیادہ اموات نہیں ہوئیں ضلع کوہاٹ میں نئے مبتلا موضع تال میں ۴ اموات ہوئیں اور تر کے ضلع کوہاٹ و بالا کوٹ ضلع ہزارہ میں ایک ایک۔



مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا